

## سوال

ہم اللہ تعالیٰ کے نبی موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کے متعلق کچھ معلومات چاہتے ہیں؟

## پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی اور انہیں نبی بنا کر بنی اسرائیل کی طرف مبعوث کیا تا کہ وہ انہیں اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کی طرف دعوت دیں۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

یاد رکھو جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ تو اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال اور انہیں اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد دلا اس میں پر ایک صبر و شکر کرنے والے کے لئے نشانیاں ہیں

ابراہیم / 5

اور ہارون علیہ السلام جو کہ موسیٰ علیہ السلام کے نسبی بھائی ہیں انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے جب موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف نبی بنا کر بھیجنا چاہا تو موسیٰ علیہ السلام کی طلب پر ان کا بازو بنا کر بھیجا جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

اور ہم نے اپنی خاص رحمت و مہربانی سے اس کے بھائی ہارون کو نبی بنا کر عطا کیا مریم / 53

اس وقت بنو اسرائیل مصر میں فرعون کی حکومت کے ماتحت ہو کے رہتے تھے اور فرعون نے انہیں ظلم و استبداد میں جکڑ رکھا تھا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا اور لڑکوں کو قتل کروا دیتا تھا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور ان میں سے ایک فرقہ کو کمزور کر رکھا تھا اور ان کے لڑکوں کو تو ذبح کر ڈالتا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا بیشک و شبہ وہ تھا ہی مفسدوں میں سے القصص / 4

موسیٰ علیہ السلام مصر میں پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ وہ فرعون کے گھر میں پرورش پائیں تو ان کی والدہ نے انہیں صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دیا ۔

آل فرعون نے انہیں اٹھا لیا اور فرعون کی بیوی آسیہ خوش ہوئی اور انہیں اس کے قتل سے روک دیا جب موسیٰ علیہ السلام پختہ عمر میں پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں حکمت و علم سے نوازا ۔

ایک دن بنی اسرائیل کے ایک شخص نے موسیٰ علیہ السلام سے اپنے دشمن کے خلاف مدد مانگی تو موسیٰ علیہ السلام نے اسے مکہ مارا جس سے وہ مر گیا تو اس پر موسیٰ علیہ السلام نادم ہوئے اور اپنے رب سے بخشش طلب کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا ۔

توموسیٰ علیہ السلام شہر میں ڈرے ڈرے سے رہنے اور انتظار کرنے لگے اور دوسرے دن پھر موسیٰ علیہ السلام نے اسی شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے دشمن سے لڑ رہا ہے تو اس نے دوبارہ موسیٰ علیہ السلام سے مدد طلب کی تو موسیٰ علیہ السلام اسے غصہ ہوئے جس سے اس شخص نے یہ خیال کیا کہ وہ اسے قتل کرنا چاہتے ہیں ۔

تو وہ کہنے لگا **جس طرح تو نے کل ایک شخص کو قتل کیا تھا مجھے بھی مار ڈالنا چاہتے ہو القصص / 19**

تو اس دشمن نے یہ خبر قوم فرعون کو دے دی اور وہ موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کے لئے تلاش کرنے لگے تو ایک صالح اور نیک شخص نے آ کر موسیٰ علیہ السلام کو قوم فرعون کے ارادہ سے آگاہ کیا اور انہیں یہ نصیحت کی کہ وہ مصر سے نکل جائیں ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

توموسیٰ علیہ السلام وہاں سے خوفزدہ ہو کر دیکھتے بھالتے نکل کھڑے ہوئے کہنے لگے اے میرے رب ! مجھے ظالموں کے گروہ سے بچا لے القصص 21

اور موسیٰ علیہ السلام مدین کی طرف چل نکلے اور وہاں جا کر آٹھ سال کی ملازمت کے بدلے ایک کریم اور اچھے شیخ کی بیٹی سے شادی کر لی جب مدت ملازمت پوری ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام اپنی بیوی کو لیکر مصر روانہ ہوئے جب طور سیناء پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ وہ انہیں اپنی کرامت اور نبوت اور کلام کی خصوصیت سے نوازے تو موسیٰ علیہ السلام راستے سے بھٹک گئے اور آگ دیکھی ۔۔

{ تو اپنے گھر والوں کو کہنے لگے تم ذرا سی دیر ٹھہر جاؤ مجھے آگ دکھائی دی ہے بہت ممکن ہے کہ میں اس کا کوئی انگارہ تمہارے پاس لاؤں یا آگ کے پاس سے راستے کی اطلاع پاؤں جب وہ وہاں پہنچے تو آواز دی گئی اے موسیٰ ، یقیناً میں ہی تیرا رب ہوں تو اپنی جوتیاں اتار دے کیونکہ تو پاک میدان طوی میں ہے ، اور میں نے تجھے

منتخب کر لیا ہے اب جو وحی کی جائے گی اسے کان لگا کر سن ، بیشک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں تو تو میری ہی عبادت کر اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ ، یقیناً قیامت آنے والی ہے جسے میں پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو وہ بدلہ دیا جائے جو

اس نے کوشش کی ہو { طہ / 10-15

پھر اللہ تعالیٰ نے کچھ معجزات دکھانے چاہے تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ اپنی لاثہی زمین پر رکھیں تو وہ زمین پر رکھتے ہی سانپ بن گئی ،،، اور یہ کہ وہ اپنا ہاتھ بغل میں ڈالیں تو وہ چمکتا ہوا نکل آیا ،، پھر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا یہ دونوں معجزے لے کر فرعون کے پاس جاؤ ہو سکتا ہے کہ وہ نصیحت حاصل کر لے یا ڈر جائے کیونکہ وہ سرکشی اور فساد کی حدیں پہلانگ چکا ہے -

اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کو بھی نبی بنا کر بھیجا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں مذکور ہے :

آپ دونوں فرعون کے پاس جائیں بے شک وہ حد سے گذر چکا ہے ، تو اس سے نرم گفتگو کریں شائد کہ وہ نصیحت قبول کر لے یا اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا ڈر پیدا ہو جائے ، دونوں نے کہا ، اے ہمارے رب ! ہمیں ڈر ہے کہ وہ ہم پر زیادتی نہ کر جائے یا تیرے حق میں مزید سرکشی نہ کرنے لگے ، اللہ تعالیٰ نے کہا تم دونوں ڈرو نہیں ، بے شک میں تم دونوں کے ساتھ ہوں سب کچھ سننا اور دیکھتا ہوں ، لہذا تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم دونوں تمہارے رب کے رسول ہیں ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو جانے دو ، اور انہیں عذاب و تکلیف سے دوچار نہ کرو ہم تمہارے پاس تمہارے رب کا معجزہ لے کر آئے ہیں ، اور سلامتی اس آدمی پر ہو جو راہ حق کی پیروی کرے طہ / 43

47 -

\_ تو موسیٰ اور ہارون علیہما السلام فرعون کے پاس گئے اور اسے پیغام پہنچایا ، اور فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا > اور فرعون کہنے لگا رب العالمین کون ہے ؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا ، وہ آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان پائے جانے والی تمام مخلوقات کا رب ہے ، اگر تمہیں اس بات کا یقین ہو ، < الشعراء / 23

پھر فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے ان کے صدق کی دلیل مانگی ، اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

فرعون نے کہا ، اگر تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو اسے ظاہر کرو ، اگر سچے ہو ، تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاثہی زمین پر ڈال دی اور وہ ایک اژدہا بن کر ظاہر ہو گئی اور اپنا ہاتھ باہر کیا تو وہ دیکھنے والوں کو سفید چمکتا ہوا نظر آنے لگا الاعراف /

جب فرعون اور اس کے درباریوں نے یہ کچھ دیکھا تو موسیٰ علیہ السلام جادو کی تہمت لگائی اور ان کے مقابلے میں جادوگروں کو مال و دولت دے کر اکٹھا کر لیا اور پھر لوگوں کو بھی ان کے قومی تہوار پر اکٹھا کر لیا تو جادوگروں نے اپنا جادو دکھانے کے لئے اپنی رسیاں اور لاثہیاں پھینکیں ۔۔ اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

جب انہوں نے اپنا جادو پیش کیا تو لوگوں کی آنکھوں کو مسحور کر دیا اور ان کے دلوں میں رعب پیدا کر دیا اور انہوں نے بڑا جادو پیش کیا الاعراف / 116

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی جادو گروں کے مقابلے میں مدد فرمائی اور ان کی تدابیر کو باطل کر کے رکھ دیا تو جادو گر اللہ رب العالمین پر ایمان لے آئے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو بذریعہ وحی کہا کہ اپنی لاثہی زمین پر ڈال دو ، تو وہ دیکھتے ہی دیکھتے جادو گروں کے جھوٹ کو نکل گئی ، تو حق ثابت ہو گیا اور جادوگروں کا عمل بے کار ہو گیا ، چنانچہ وہ سب مغلوب ہو کر رہ گئے اور انہیں ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا ، اور جادو گر سجدہ میں گر گئے انہوں نے کہا ہم رب العالمین پر ایمان لے آئے ، جو موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا رب ہے الاعراف / 117-122

اور جب جادوگر اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے تو فرعون نے جادوگروں کے لٹھے ہاتھ پاؤں کاٹ کر سولی پر لٹکا دیا ، لیکن وہ ان سب تکلیفوں کو برداشت کرتے ہوئے اسلام کی حالت میں ہی اللہ تعالیٰ سے جاملے اور اس کی کسی دھمکی کی پرواہ تک نہ کی ، پھر قوم فرعون کے بڑے بڑے لوگوں نے فرعون کو یہ مشورہ دیا کہ وہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو قتل کر دے تاکہ وہ زمین میں فساد نہ کریں ۔

تو انہوں نے بچوں کو قتل کرنا شروع کر دیا اور لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اس پر بنو اسرائیل کو صبر کرنے کی وصیت کی اس کے بعد فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کے لئے تنگی پیدا کر دی اور موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا منصوبہ بنایا اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے :

اور فرعون نے کہا مجھے چھوڑ دو میں موسیٰ کو قتل کر دوں ، اور وہ اپنے رب کو بلا لے ، مجھے ڈر ہے کہ وہ تمہارے دین کو بدل کر رکھ دے گا ، یا ملک میں فساد پیدا کر دے گا غافر / 26

اور جب وہ موسیٰ علیہ السلام کے قتل میں سوچ رہے تھے تو آل فرعون میں سے ایک مومن شخص جو کہ اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا کو اس کے ضمیر نے جھنجھوڑا تو وہ موسیٰ علیہ السلام کا دفاع کرتے ہوئے کہنے لگا اگر وہ جھوٹا ہے تو ہمیں کوئی نقصان نہیں دے سکتا ، اور اگر وہ سچا ہے تو جس چیز کا وہ تمہارے ساتھ وعدہ کر رہا ہے وہ آپہنچے گا اور اس شخص نے فرعون اور اس کی قوم کو نصیحت میں کوئی کمی نہ چھوڑی لیکن انہوں نے اس کی

بات نہ مانی اسی کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے :

فرعون نے کہا میں تو تمہیں وہی سجھا رہا ہوں جو میں مناسب سمجھ رہا ہوں ، اور میں تو تمہیں وہ راہ دکھا رہا ہوں جسے اختیار کرنے میں ہی تمہاری خیر ہے غافر / 29

اور موسیٰ علیہ السلام فرعون اور اس کی قوم کو اچھے طریقے سے وعظ و نصیحت کرتے رہے لیکن اس کے باوجود وہ زمین میں فساد کرنے سے باز نہ آئے اور نہ ہی وہ مومنوں کو تکالیف دینے سے ہی رکے ، تو موسیٰ علیہ السلام نے ان کے لئے بد دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اقوام فرعون کو قحط سالی اور خشک سالی سے دوچار کر دیا اور پھلوں میں بھی کمی کر دی شائد کہ وہ نصیحت حاصل کریں لیکن انہوں نے پھر بھی اطاعت نہ کی بلکہ وہ اپنے جرائم اور سرکشی پر ڈٹے رہے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں مختلف قسم کے مصائب میں مبتلا کر دیا شائد کہ وہ پلٹ آئیں اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں :

اور فرعونیوں نے کہا کہ تم چاہے جو نشانی لے آؤ ، تاکہ اس کا جادو ہم پر کرو ، ہم لوگ تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں ، تو ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈیوں اور جڑوں اور مینڈکوں اور خون کا عذاب کھلی اور واضح نشانیوں کے طور پر بھیجا ، پھر بھی انہوں نے تکبر کیا ، اور وہ تھے ہی مجرموں کی جماعت الاعراف / 132 - 133

جب فرعون کی سرکشی بڑھ گئی تو حکم الہی سے مصائب سے نجات کا وقت آیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ بنو اسرائیل کو مصر سے چوری چھپے نکال لیں -

فرعون کو جب اس کا علم ہوا تو اس نے موسیٰ علیہ السلام اور انکی قوم کو پکڑنے کے لئے بہت بڑا لشکر اکٹھا کیا قبل اس کے کہ وہ فلسطین پہنچ جائیں ، فرعون اور اس کا لاؤ لشکر اپنے پیچھے مال و دولت اور محلات و باغات چھوڑ کر موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کے پیچھے نکلے اور انہیں طلوع شمس کے وقت بحر احمر کے ساحل کے پاس جالیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور انکی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کے لاؤ لشکر کو غرق کر دیا جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ آپ ہمارے بندوں کو لے کر راتوں رات نکل جائیں ، اس لئے کہ آپ لوگوں کا پیچھا کیا جائے گا ، اس کے بعد فرعون نے (فوج جمع کرنے کے لئے) شہروں میں اپنے نمائندے بھیج دیئے ، اس پیغام کے ساتھ کہ بنی اسرائیل (ہمارے مقابلے میں) بہت تھوڑی میں ہیں ، اور انہوں نے ہمارے غیظ و غضب کو بھڑکا دیا ہے ، اور ہم سب پورے طور پر چوکنا اور دشمن کے مقابلے لئے تیار ہیں ، پس ہم نے انہیں (اس طرح) ان کے باغات اور چشموں اور خزانوں اور عالی شان مکانات سے نکال باہر کیا ، ہم نے ان کے ساتھ ایسا کیا ، اور ان تمام چیزوں کا مالک بنی اسرائیل کو بنا دیا ، تو وہ لوگ صبح کے وقت ان کے قریب پہنچ گئے ، جب دونوں جماعتیں ایک دوسرے کو نظر آنے لگیں ، تو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے کہا ، اب ہم یقیناً پکڑ لئے گئے ، موسیٰ

علیہ السلام نے کہا ، ایسا پر گز نہیں ہوگا ، بے شک میرا رب میرے ساتھ ہے ، وہ ضرور میری مدد کرے گا ، تو ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو بذریعہ وحی کہا کہ آپ لاثہی سمندر کے پانی پر ماریئے ( انہوں نے ایسا ہی کیا ) اور سمندر ( دو حصوں میں ) پھٹ گیا اور ہر ایک حصہ ایک بڑے پہاڑ کی مانند ہو گیا ، اور ہم دوسروں کو بھی اس کے قریب لے آئے ، اور موسیٰ علیہ السلام اور ان کے تمام ساتھیوں کو ہم نے بچا لیا ، پھر دوسروں کو ڈبو دیا ، یقیناً اس واقعہ میں ایک نشانی ہے لیکن اکثر مشرکین ایمان لانے والے نہیں ہیں ، اور بے شک آپ کا رب بڑی عزت والا ہے حد مہربان ہے الشعراء / 52 - 68

تو اس طرح فرعون اور اس کا لاؤ لشکر ہلاک ہوا اور جب وہ غرق ہوئے

لگا تو ایمان لے آیا لیکن یہ ایمان اسے کچھ بھی فائدہ نہ دے سکا ، اور اللہ تعالیٰ نے اس کا بدن باقی رکھا تاکہ اس کے بعد آنے والوں کے لئے نشان عبرت ہو ، دنیا میں آل فرعون کو سمندر میں غرق کر کے سزا دی گئی اور آخرت میں ان کے لئے شدید ترین عذاب ہوگا اسی چیز کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

اور فرعونیوں کو برے عذاب نے گھیر لیا، وہ لوگ صبح وشام نار جہنم کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں ، اور جس دن قیامت آئے گی ، اللہ تعالیٰ فرمائے گا فرعونیوں کو سب سے سخت عذاب میں داخل کرو غافر / 46-47

اور بنو اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کے معجزات دیکھے جن میں سے آخری معجزہ بنو اسرائیل کی نجات اور ان کے دشمن فرعون اور اس کے لاؤ لشکر کی ہلاکت تھی اور یہ سب معجزات بنو اسرائیل کے دلوں میں سے بت پرستی کی جڑ کو اکھیڑنے کے لئے کافی تھے مگر یہ کہ بعض اوقات ان کی بت پرستی کی رگ پھڑک اٹھتی تھی ، اور موسیٰ علیہ السلام کو انہیں اللہ وحدہ کی عبادت کی طرف لانے میں بہت تگ و دو کرنی پڑی اور بہت سے ادوار میں سے گذرنا پڑا اسی میں سے یہ بھی ہے :

بنو اسرائیل نے سمندر کراس کیا تو ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو بت پرست تھی ، تو انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے بت طلب کیا تاکہ وہ بھی ان کی طرح بت کی عبادت کریں تو موسیٰ علیہ السلام نے انہیں کہا :

واقعی تم لوگ بالکل نادان ہو ، بے شک یہ لوگ جس دین پر ہیں وہ تباہ کر دیا جائے گا ، اور ان کا تمام کیا دھرا بے کار ہو جائے گا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کیا میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور معبود ڈونڈھ لاؤں حالانکہ اس نے تمہیں سارے جہان پر فضیلت دی ہے الاعراف / 138 - 140

اور جب بنو اسرائیل بیت المقدس کی طرف چلے تو راستے میں انہیں پیاس نے آلیا جس کی انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے شکایت کی تو موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ عزوجل نے انہیں پانی پلایا اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

اور جب موسیٰ علیہ السلام سے ان کی قوم نے پانی کا مطالبہ کیا ، تو ہم نے انہیں بذریعہ وحی بتایا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر ماریئے ، چنانچہ اس سے بارہ چشمے ابل پڑے ، تو تمام لوگوں نے اپنے گھاٹ پہچان لئے الاعراف /

اور انہوں نے راستے میں ہی سورج کی گرمی اور کھانے کی قلت کی شکایت کی تو موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر بادلوں سے سایہ کیا ، اور انہیں اچھی اچھی اشیاء کا رزق عطا کیا لیکن انہوں نے اس پر شکر ادا نہیں کیا بلکہ اس کے علاوہ اور کچھ بھی طلب کیا اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے :

اور ہم نے ان پر بادل کا سایہ کر دیا ، اور ان پر من وسلوی اتارہ ، اور کہا کہ ہم نے تمہیں جو اچھی چیزیں بطور روزی دی ہیں انہیں کھاؤ ، اور انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا ، بلکہ خود اپنے حق میں ظلم کیا ہے الاعراف / 160

اسکے بعد پھر وہ شکایت کرنے لگے اور کہنے لگے :

ہم تو ایک کھانے پر برگز صبر نہیں کریں گے ، اس لئے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمارے لئے وہ چیزیں پیدا کرے جو زمین اگاتی ہے یعنی ساگ ، ککڑی ، گندم ، مسور ، اور پیاز البقرة /

اور اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام سے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ ان پر کتاب نازل کرے گا جس میں بنو اسرائیل کے لئے اوامر و نواہی ہونگے ، تو جب فرعون ہلاک ہو گیا تو موسیٰ علیہ السلام سے کتاب کا سوال کیا تو اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام کو چالیس دن روزے رکھنے کا حکم دیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو اپنی قوم میں خلیفہ بنایا اور ان دنوں کے روزے رکھے -

پھر اللہ عزوجل نے کوہ طور کے پاس موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی جس میں وعظ و نصیحت اور ہر چیز کا بیان تھا ، اور جب موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم میں واپس آئے تو انہیں بچھڑے کی عبادت کرتے ہوئے پایا جسے سامری نے زیورات سے ان کے لئے تیار کیا اور انہیں یہ کہا کہ تمہارا اور موسیٰ علیہ السلام کا الہ تو یہ ہے ، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

پھر سامری نے ان کے لئے ( ان زیورات سے ) ایک بچھڑے کا جسم بنا کر نکالا جس سے گائے کی آواز نکلتی تھی ، تو سامری کے پیروکاروں نے کہا یہی تمہارا معبود ہے اور موسیٰ علیہ السلام کا بھی لیکن موسیٰ علیہ السلام بھول گئے ہیں ، کیا وہ دیکھتے نہیں کہ وہ بچھڑا ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیتا اور نہ انہیں نفع یا نقصان دینے کی قدرت رکھتا ہے ، اور ہارون علیہ السلام نے تو انہیں اس سے پہلے خبردار کر دیا تھا کہ اے میری قوم کے لوگو ! تم بچھڑے کے ذریعے فتنہ میں پڑ گئے ہو اور بے شک تمہارا رب رحمن ہے پس تم لوگ میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو ، سامریوں نے کہا ، ہم تو اسی بچھڑے کی عبادت پر جمے رہیں گے حتیٰ کہ موسیٰ علیہ السلام ہمارے پاس لوٹ کر

تو جب موسیٰ علیہ السلام واپس آئے تو انہیں غصہ ہوئے اور انہیں ملامت کی اور انہیں حق بیان کیا ، اور پھر بچھڑے کو جلا کر راکھ کر دیا اور اسے سمندر میں پیھنک دیا ، اور سامری کو سزا دی تو سامری کسی بھی چیز کے لمس سے تکلیف محسوس کرتا تھا ۔

بنو اسرائیل بچھڑے کی عبادت کرنے پر نادم ہوئے تو موسیٰ علیہ السلام نے ان میں سے ستر آدمی اختیار کئے اور انہیں کوہ طور لے گئے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کریں اور اپنے کئے کی ندامت کا اظہار کریں ، تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کی لیکن ان میں سے بعض اس پر ایمان نہ لائے کہ موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور نافرمانی کی اور یہ کہنے لگے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے دیکھنا چاہتے ہیں اسی کا ذکر اس فرمان ربانی میں ہے :

اور جب تم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ ہم تو تم پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک اللہ تعالیٰ کو سامنے نہ دیکھ لیں ، تو دیکھتے ہی دیکھتے کڑک اور گرج والی آگ نے تمہیں پکڑ لیا پھر ہم نے تمہاری موت کے بعد تم کو زندہ کیا ، تاکہ تم شکر گزار بنو البقرة / 55 - 56

اور جب موسیٰ علیہ السلام بنو اسرائیل میں تورات لے کر واپس آئے تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے ہی انکار کر دیا اور اس کے احکام سے کئی کترانے لگے تو موسیٰ علیہ السلام کے ڈرانے اور دھمکانے پر اسے قبول کیا جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

اور جب ہم نے تم سے عہد لیا ، اور طور پہاڑ کو تمہارے اوپر اٹھایا (اور کہا کہ ) ہم نے تمہیں جو دیا ہے اسے مضبوطی کے ساتھ تھام لو ، اور اس میں جو کچھ ہے اسے یاد کرو تاکہ ( اللہ تعالیٰ سے ) ڈرو ، پھر اس کے بعد تم (اپنے عہد سے ) پھر گئے ، تو اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوتے البقرة / 63 - 64

پھر موسیٰ علیہ السلام نے بنو اسرائیل کو یہ حکم دیا کہ وہ ان کے ساتھ ارض مقدس فلسطین میں چلیں تو وہ ان کے ساتھ چل پڑے اور پھر اہل فلسطین جو کہ سخت تھے ان سے ڈر گئے اور موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کی اور سرکشی کرنے لگے ، اس کا ذکر اس آیت میں ہے :

ان لوگوں نے کہا ، اس موسیٰ جب تک وہ لوگ وہاں رہیں گے ہم لوگ کبھی بھی وہاں نہیں جائیں گے ، تم اور تمہارا رب دونوں جا کر جنگ کرو ہم تو یہاں بیٹھے رہیں گے المائدة / 24

تو موسیٰ علیہ السلام نے ان کے لئے بد دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو شرف قبولیت بخشا اور انہیں یہ خبر دی کہ ارض مقدس ان کے لئے حرام ہے ، اور رہ کہ وہ زمین میں چالیس سال تک گھومتے پھریں گے تو ان پر غمزدہ نہ ہوں



فرمان باری تعالیٰ ہے :

موسیٰ علیہ السلام نے کہا ، اے میرے رب ! مجھے اپنے بھائی اور اپنے علاوہ کسی پر اختیار حاصل نہیں ہے ، پس تو ہمارے اور نافرمانوں کے درمیان فیصلہ کر دے ، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، تو وہ زمین چالیس سال تک کے لئے ان کے لئے حرام کر دی گئی ہے وہ لوگ زمین میں سرگرداں پھرتے رہیں گے ، پس ان نافرمانوں پر افسوس نہ کریں المائدة / 25

26 -

تو اس طرح موسیٰ علیہ السلام نے بنو اسرائیل کی ملامت اور ان کے شکوہ شکایت کی کثرت پر صبر کیا اور ان چالیس سالوں میں ہارون علیہ السلام کی وفات بھی ہوئی اور پھر موسیٰ علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ سے جاملے اور بنو اسرائیل کی اکثریت بھی فوت ہو گئی ۔

اور جب یہ مدت ختم ہوئی تو یوشع بن نون علیہ السلام انہیں لے کر ارض مقدس میں داخل ہوئے اور اس کا محاصرہ کیا حتیٰ کہ اسے فتح کر لیا ، اور انہیں یہ حکم دیا کہ وہ ارض مقدس میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوں لیکن انہوں نے اس پر عمل نہ کیا اور وہ اپنے سرینوں کے بل داخل ہوئے ۔

اور اللہ عزوجل نے بنو اسرائیل کو بہت عظیم نعمتوں سے نوازا اور انہیں فرعون سے نجات دلائی ، اور انہیں اچھا اور طیب رزق دیا اور ان میں انبیاء اور بادشاہ پیدا کئے ، اور انہیں سب جہانوں والوں پر فضیلت دی لیکن اس کے باوجود انہوں نے ان سب نعمتوں کا کفر اور ناشکری کی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا ۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور یاد کرو جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہا اے میری قوم ! تم اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے احسان یاد کرو کہ اس نے تم میں انبیاء پیدا کئے اور تمہیں بادشاہ بنایا ، اور تمہیں وہ کچھ دیا جو جہان والوں میں سے کسی کو نہیں دیا المائدة / 20

اور یہودیوں کے برے اقوال اور خبیث قسم کے افعال ہیں جن کی وجہ سے وہ لعنت کے واجب ٹھہرے اور اللہ تعالیٰ کے غیض و غضب کا شکار ہوئے ، ان اقوال و افعال میں سے کچھ کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے :

انہوں نے اللہ تعالیٰ پر بخل کی تہمت لگائی :

اور یہود نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے ، انہی کے ہاتھ (ان کی گردن کے ساتھ ) باندھ دیئے گئے ہیں ، اور ان کے اس قول کی وجہ سے ان پر لعنت بھیج دی گئی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں وہ جس طرح

چاہتا ہے خرچ کرتا ہے المائدة / 64

\_ اور انہوں نے اپنے اس قول ساتھ کفر کا ارتکاب کیا جو کہ بہتان عظیم ہے :

اور اللہ تعالیٰ نے یقیناً ان لوگوں کی بات سن لی جنہوں نے یہ کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں آل عمران / 181

\_ اللہ تعالیٰ انہیں تباہ و برباد کرے وہ کہاں الٹے جا رہے ہیں انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کر ڈالی :

اور یہودیوں نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے التوبة / 30

\_ اور جب انہیں تورات پہنچی تو اس کے بہت سارے احکام کا انہوں نے انکار کر دیا ،، اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا ، ظلم کو مباح کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے سزا دی ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

پس یہود کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر کچھ حلال چیزوں کو حرام کر دیا جو ان کے لئے پہلے حلال کی گئی تھیں اور اس وجہ سے کہ انہوں نے بہتوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکا اور سود لیا حالانکہ انہیں اس سے روکا گیا تھا اور لوگوں کا مال ناحق کھایا اور ہم نے ان میں سے کفر کرنے والوں کے لئے ایک درد ناک عذاب تیار کر رکھا ہے النساء / 161

\_ اور ان کے بہتانوں میں سے ان کا یہ قول بھی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

اور یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں کی وجہ سے عذاب کیوں دیتا ہے بلکہ تم بھی اس کے پیدا کئے ہوئے انسان ہو المائدة / 18

\_ اور ان کے کذب و بہتان میں سے ان کا یہ قول بھی ہے کہ وہ کہتے ہیں ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ جنت میں وہی داخل ہوگا جو یہودی یا نصرانی ہوگا ، یہ ان کی من مانی تمنائیں ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ البقرة / 111

\_ اورانکے افتراء اور کذب میں سے ان کا یہ بھی قول ہے :

اور انہوں نے کہا کہ ہمیں چند دن سے زیادہ ہرگز آگ نہیں چھوئے گی، آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ سے کوئی عہد و پیمانہ لے لیا ہے کہ اللہ اس کے خلاف نہ کرے گا یا تم اللہ تعالیٰ کے بارہ میں وہ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے البقرة / 80

\_ اور ان کے مکرو خیانت میں سے یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب تورات میں تحریف کرتے تھے ، اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے :

بعض یہودی کلمات کوان کی جگہ سے ہٹا کر ان میں تحریف کرتے ہیں النساء / 46

\_ اور ان کے جرائم میں سے یہ بھی ہے کہ ، وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ کفر اور اللہ تعالیٰ کے انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے ، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے گناہوں کی سزا دی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

اور ان پر ذلت و محتاجی مسلط کردی گئی اور وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے مستحق ہوئے ، یہ اس لئے کہ وہ لوگ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتے رہے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے رہے ، یہ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے تھے اور اس کی حدود سے تجاوز کرتے تھے البقرة / 61

\_ اور اس لئے کہ یہودیوں کے بہت ہی زیادہ ظلم و بہتان ترازیاں اور برے اعمال اور انکا زمین میں فساد کرنے کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان آپس میں ہمیشہ اور قیامت تک کے لئے دشمنی اور عداوت اور بغض و عناد ڈال دیا ہے -

فرمان باری تعالیٰ ہے :

اور ہم نے روز قیامت تک کے لئے ان کی آپس میں دشمنی اور بغض و عناد پیدا کردی ہے ، جب بھی وہ جنگ کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے بجھا دیتا ہے ، ان کا تو کام ہی زمین میں فساد پھیلانا ہے ، اور اللہ تعالیٰ فساد بپا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا المائدة / 64

\_ اور یہودی لوگوں میں سے بزدل ترین انسان ہیں ، اور ان کے دل ایک دوسرے سے مختلف ہیں ، اور ان کی خواہشات بھی ہر ایک سے جدا ہیں -

فرمان باری تعالیٰ ہے :

یہودی اور منافق لوگ تم سے اکٹھے ہو کر جنگ نہیں کریں گے ، مگر قلعہ بند بستیوں میں چھپ کر یا پھر دیواروں کی

آڑ لے کر ، آپ انہیں اکٹھا سمجھتے ہیں لیکن ان کا آپس میں شدید اختلاف ہے ، حالانکہ ان کے دل ایک دوسرے سے مختلف ہیں ایسا اس لئے ہے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں الحشر / 14

اور یہودی مومنوں کے سب سے بڑے اور جانی دشمن ہیں ، اور یہودی موت کونا پسند کرتے اور اس سے بھاگتے ہیں کیونکہ انہیں علم ہے کہ موت کے بعد ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے ۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشاد میں ذکر فرمایا ہے :

اے میرے نبی ! آپ کہہ دیجئے کہ ، اے قوم یہود ! اگر تمہارہ خیال ہے کہ تمام لوگوں کے سوا صرف تم ہی اللہ کے دوست ہو تو اپنی موت کی تمنا کرو ، اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو ، اور وہ کبھی بھی اپنے مرنے کی تمنا نہیں کریں گے ان بد اعمالیوں کی وجہ سے جو وہ کرچکے ہیں اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے الجمعة /

اور یہودی اپنی ضلالت و گمراہی اور فساد و سرکشی اور تحریف پر قائم رہے اور اللہ تعالیٰ نے بنو اسرائیل میں بہت سے انبیاء اور رسول بھی مبعوث کیئے تا کہ انہیں صراط مستقیم کی طرف واپس لایا جاسکے ، تو ان میں کچھ تو مومن ہو گئے اور کچھ نے کفر کیا حتیٰ کہ ان میں اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ۔